رامپور رضا لائبریری

یو۔پی بیسک شکچھا ایکٹ

کے تحت بنائے ہوئے رولس

(ظفر احمد صدیقی وکیل سکریٹری دینی تعلیمی کونسل یو۔پی)

یو۔پی بیسک شکچھا ایکٹ ۱۹۷۲ء کی دفعہ ۱۹ (۱) میں دیئے ہوئے اختیارات کے تحت گورنر یو۔پی نے اپنے حکم مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۷۵ء سے جو رولس بنائے ہیں ان کا اطلاق سارے منظور شدہ مکاتب و اسکولوں پر ہوگا جن میں پرائمری تعلیم دی جاتی ہے خواہ وہ امداد پاتے ہوں یا نہ پاتے ہوں۔ ان رولس میں سے بیشتر دستور ہند کی آرٹیکل ۳۰ (۱) میں اقلیتوں کو عطا کردہ بنیادی حقوق کے منافی اور ان کے مستقبل کے لئے مہلک ہیں۔ کچھ عرصہ ہوا رولس ۹ اور ۱۰ میں ترمیمات کرکے منظور شدہ پرائمری مکاتب و اسکولوں کو ضوابط کے تحت جس طرح پابند کیا گیا ہے اس کے دو ہی نتیجے ہوسکتے ہیں یا تو یہ ادارے بند ہوجائیں یا پھر منظوری واپس کرنے کے لئے مجبور ہوجائیں۔

احمد آباد سینٹ زیویرس ایجوکیشن سوسائٹی کیس شائع شدہ اے، آئی، آر ۱۹۷۴ء سپریم کورٹ صفحہ ۱۳۰۹ میں واضح الفاظ میں کہا ہے کہ جو حقوق براہ راست ختم نہیں کیے جاسکتے ان کو بالواسطہ ضوابط کے ذریعہ ختم نہیں کیا جاسکتا۔ بیسک شکچھا ایکٹ کے تحت بنائے ہوئے رولس سے صاف ظاہر ہے کہ اقلیتی پرائمری مکاتب اور اسکولوں کو ایسے ضوابط کا پابند کرنے کی کوشش کی گئی ہے جن سے یا تو ان کا وجود ختم ہوجائے یا ان کا کردار مسخ ہوجائے۔ رولس کا مختصر تجزیہ حسب ذیل ہے:۔

جونیر بیسک اسکول کی تعریف میں وہ مکاتب و اسکول آجاتے ہیں جو درجہ پانچ تک تعلیم دیتے ہیں جیسا کہ رول ۲ میں دی ہوئی تعریف سے ظاہر ہے۔

رول ۲ (ب) میں جونیر بیسک اسکول کی تعریف حسب ذیل کی گئی ہے:۔

(آزاد اُردو ترجمہ) "جونیر بیسک اسکول سے مراد وہ اسکول ہے جس میں درجہ پانچ تک تعلیم دی جاتی ہے، ہائی اسکول اور انٹرمیجیٹ کالج اس سے مستثنیٰ ہیں"۔

رول ۳ کے بموجب عام پرائیویٹ منظور شدہ جونیر بیسک اسکول حسب ذیل رولس کے پابند ہیں۔

رول ۴ ہر منظور شدہ جونیر بیسک اسکول کی انتظامیہ کی ذمہ داری ہے کہ اسکول کو معقول طور پر چلانے کے لئے معقول سرمایہ کا بندوبست کرے اور ان تمام سہولتوں کا انتظام کرے جن کا معیار بورڈ نے ان مضامین کو پڑھانے کے لئے مقرر کیا ہو جس کے لئے اسکول منظور کیا گیا ہو۔

رول ۵ میں منظور شدہ پرائمری مکاتب و اسکولوں پر یہ ذمہ داری عائد کی گئی ہے کہ وہ عمارت، غسل خانوں، کھیل کے میدانوں و دیگر سامان کا انتظام بورڈ سے منظور شدہ معیار کے مطابق کریں۔ اس کے علاوہ کنوئیں کی تعمیر، روشن دان اور صاف عمارت صحت کیلئے مفید ماحول میں ہونا چاہیئے۔

نوٹ:۔ مندرجہ بالا معیار پر شاید کوئی منظور شدہ مکتب یا اسکول پورا اُترے، سرکاری پرائمری اسکولوں میں بھی مندرجہ بالا سہولتیں نہیں ہیں۔

رول ۶ میں ہدایت کی گئی ہے کہ طلبا سے ۱۵ روپیہ ماہوار تک فیس لی جاسکتی ہے

نوٹ:۔ دستور ہند نے حکومت پر یہ ذمہ داری عائد کی ہے کہ بغیر کسی فیس کے پرائمری تعلیم کا بندوبست کرے۔ اگر مکاتب نے -/15 ماہوار تک فیس وصول کرنا شروع کی تو کوئی طالب علم مکاتب میں پڑھنے کا حوصلہ نہ کرے گا

بیسک شکچھا رولس کے عمل درآمد پر منظور شدہ پرائمری مکاتب کے مصارف اس قدر بڑھ جائیں گے کہ ان کا پورا کرنا ناممکن ہوگا۔ -/15 روپئے ماہوار تک فیس وصول کرنے کا ضابطہ اسی لیئے بنایا گیا ہے۔

رول ۸ میں یہ پابندی عائد کی گئی ہے کہ کسی منظور شدہ پرائمری مکتب یا اسکول میں بورڈ سے منظور شدہ کری کولم کے علاوہ تعلیم نہیں دی جاسکتی اور صرف وہی ٹکسٹ بک پڑھائی جاسکتی ہیں جو بورڈ سے منظور شدہ ہوں۔

نوٹ:۔ یہ رول دستور ہند کے آرٹکل ۳۰ (۱) میں دیے ہوئے بنیادی حق کے

خلاف ہے۔ مکاتب کے قیام کا مقصد یہ ہے کہ مسلم اقلیت کے بچوں کو پرائمری تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم اور ناظرہ قرآن پاک کی بھی تعلیم دی جائے اور وہ درسی کتابیں نہ پڑھائی جائیں جو اسلام کے بنیادی عقائد سے متصادم ہوں۔ اس رول سے عملدرآمد کا نتیجہ یہ ہوگا کہ منظور شدہ پرائمری مکاتب کے قیام کا اصل مقصد فوت ہو جائے اور وہ سرکاری نظام تعلیم کا جزو لاینفک بن جائیں۔

رول ۹ یہ تھا کہ کسی منظور شدہ اسکول میں کسی ایسے ٹیچر یا دیگر ملازم کا تقرر نہیں کیا جا سکتا جس میں بورڈ کے منظور شدہ معیار کے مطابق اہلیت نہ ہو۔ اس رول میں ترمیم کر کے منظور شدہ پرائمری مکاتب پر ایسی پابندی عائد کر دی گئی ہے جس کی تکمیل معمولی پرائمری اسکولوں کیلئے ناممکن ہے۔ ترمیم شدہ رول کا حسب ذیل ترجمہ درج ہے۔

(آزاد اردو ترجمہ) کسی منظور شدہ اسکول میں کوئی شخص بحیثیت ٹیچر یا دیگر ملازم مقرر نہیں کیا جا سکے گا جب تک اس میں بورڈ سے مقرر کردہ معیار کے مطابق صلاحیت نہ ہو اور جس کی تقرری کے لئے بیسک شکشا ادھیکاری سے پہلے سے منظوری حاصل نہ کر لی گئی ہو۔ جگہ خالی ہونے پر انتظامیہ کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ کم از کم دو اخبارات میں جن میں سے ایک روزنامہ ہو اشتہار دے۔ اشتہار میں ایک ماہ کی مدت امیدواروں کی درخواستوں کی وصولی کیلئے ہونی چاہیئے۔ انٹرویو کی تاریخ اشتہار میں دی جا سکتی ہے یا پھر رجسٹرڈ پوسٹ کے ذریعہ کم از کم پندرہ یوم قبل امیدوار کو انٹرویو کی تاریخ سے مطلع کرنا چاہیئے۔

انتظامیہ کمیٹی کو یہ اختیار نہیں ہوگا کہ وہ کسی غیر ٹرینڈ ٹیچر کا انتخاب کرے لیکن اگر منتخب شدہ ٹیچر ٹرینڈ ہو تو اس کی منظوری بیسک شکشا ادھیکاری دے گا

نوٹ:۔ پرائمری مکاتب میں ایسے ٹیچر درکار ہوتے ہیں جو پرائمری تعلیم کے ساتھ مادری زبان اردو کی خاص کر دینیات ناظرہ قرآن پاک کی تعلیم دے سکیں۔ اس قسم کے ٹیچرس کی ٹریننگ کا حکومت کی طرف سے کوئی بندوبست نہیں ہے۔ لہذا ظاہر ہے کہ مکاتب کی ضروریات کے مطابق ٹرینڈ ٹیچرس کا دستیاب ہونا ناممکن ہوگا جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ منظور شدہ پرائمری مکاتب بند ہو جائیں گے۔

رول نمبر ۱۰ میں پہلے سے یہ شرط عائد تھی کہ ہر ٹیچر و ملازم کو تنخواہ اور گرانی الاؤنس اسی شرح سے دیا جائے جس شرح سے بورڈ کے ملازمین کو دیا جاتا ہے۔ ٹیچرس اور ملازمین کی تنخواہ میں اضافہ اچھی بات ہے مگر رول بناتے وقت یہ بھی سوچنا چاہیے تھا کہ تنخواہوں کے لئے سرمایہ کہاں سے آئے گا۔ -/15 ماہوار فیس لگا کر تنخواہوں کا بندوبست کرنا مضحکہ خیز ہے

اب رول نمبر ۱۰ میں ترمیم کر کے یہ اضافہ کر دیا گیا ہے کہ ملازمین کو تنخواہ چیک کے ذریعہ ملنی چاہئے۔ رول بنانے والوں کو شاید یہ نہیں معلوم کہ بہت سے منظور شدہ پرائمری مکاتب و اسکول کے منتظمین یا ٹیچرس کی رسائی کسی بینک تک ناممکن ہے لہذا اس پر عمل درآمد ممکن نہیں۔

مندرجۂ بالا رولس کے دُور رس نتائج منظور شدہ پرائمری اسکول و مکاتب پر کیا ہوں گے؟ یہ چیز سنجیدگی سے غور طلب ہے۔ اس سلسلے میں مکاتب کے ذمہ داروں کی طرف سے تساہلی بہت بڑے خسارے کا باعث بن سکتی ہے لہذا اس کا سنجیدہ نوٹس لیا جانا چاہیے۔

ظفر احمد صدیقی
سکریٹری
دینی تعلیمی کونسل، (یو۔پی)
یکم نومبر ۱۹۷۷ء

نمبر درآمد ۳۲۷۱۴۳
رام پور رضا لائبریری

(مطبوعہ نامی پریس لکھنؤ)